

مسئلہ پر مزید روشنی پڑ سکے افسوس ہے کہ اسٹیٹسین کا وہ پرچہ میرے پاس محفوظ نہیں رہا۔ مفصل بحث اس موضوع پر کر دی ہوئی۔

فَارَقَتَّبِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ
یعنی ہجرتم اس دن کا انتظار کرو جب آسمان

مبیین ؑ
ایک صاف دھواں ظاہر کرے

بَغْتَنِي النَّاسُ ط هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ
یعنی یہ انسانوں کو گھبرائے گا اور ایک بہت ہی

بڑا عذاب ہوگا۔

پہلی آیت میں دُخَانِ کے معنی ”دھواں“ کہا گیا ہے جو کہ اکثر ترجمہ میں دیکھنے میں آتا ہے لیکن علامہ عبداللہ یوسف علی نے اپنے ترجمہ میں ”دھند“ بیان کیا ہے۔ میرے نزدیک یہ زیادہ قرین تباہ ہے دھند ایک قسم کے بادل ہوتے ہیں اگرچہ دھواں کو بھی تو بادل ہی کی قسم کہا جا سکتا ہے مگر دھند بادل سے زیادہ قریب ہے۔

ان دونوں آیات سے یہ واضح ہے کہ اشارہ کسی حادثہ عظیم کی طرف ہے بعض مفسرین نے یہ بات بھی کہی ہے کہ غالباً یہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے۔ مگر میرے نزدیک قیامت چونکہ ایک اجانک حادثہ ہوگا اس لئے اس کی علامات نہیں ہو سکتیں اس بنا پر یہ حادثہ کوئی اور حادثہ ہے۔ اسی سورہ میں آگے چل کر ایک اور آیت اپنی آیات سے نسبت رکھتی ہوئی ہمیں ملتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

إِنَّا كَانُوا شَفْوَا الْعَذَابِ لَيْلًا أَنْكُمْ
یعنی ہم یہ عذاب کچھ دیر کے لیے پٹائیں گے

عَامِدُونَ
اور تم پھر اپنے اعمال اختیار کر لو گے۔

تو گویا اس آیت سے بظاہر ہو گیا ہے کہ یہ حادثہ قیامت کا حادثہ نہیں ہوگا بلکہ اس سے پیشتر کوئی حادثہ ہوگا جو عارضی ہوگا اور دنیا اس کے بعد برقرار رہے گی اس حادثہ کے متعلق مفسرین اور